اس طرح ہوتا ہے: ”عمر اس سوچ میں گزر گئی کہ انسان کی غایت الغایات کیا ہے؟ اور اس کے حصول کا ذریعہ یا ذرائع کیا ہیں؟ اور وہ اپنی ذات کی تکمیل کیسے کر سکتا ہے؟ سوچتے سوچتے جب رہوارِ عمر اپنے سفر کی ۵۰ منزلیں طے کر چکا تو ایک شب روحِ قرآن اپنے اس تلمیذ کے قلب پر مشہود ہوئی' اسرار کھلنے لگے اور مسئلہ حل ہونے لگا۔ یہ عالم مشہود کیا ہوا تھا؟ میں تو یہ جانتا ہوں کہ میرے لیے وہ عالم حسن و عشق تھا' جسے علم کے عالم تحیر و سرور سے تعبیر کر سکتے ہیں (ص ۱۵)۔

مولف نے بڑی صحیح بات کہی ہے کہ رسول کریمؐ معلم و مزکی تھے اور آپؐ نے اپنے رفقا کی تعلیم و تربیت قرآن حکیم کی روشنی میں کی (ص ۱۱۶ دوم)۔ اس بات کے پیش نظر' ہماری رائے میں' مختلف مسائل کی تشریح میں سیرت و حدیث سے بھرپور استشہاد بہت مفید ہوتا' مثلاً: تقویٰ' حروف مقطعات' متشابہات' انفاق فی سبیل اللہ اور ذکر منافقین جیسے اہم موضوعات کی تفسیر میں لغتوں کے حوالے تو ملتے ہیں' لیکن آپؐ کے فرمودات کا ذکر نہیں ملتا' حالاں کہ متذکرہ بالا موضوعات پر حدیث نبویؐ میں مفصل ہدایات موجود ہیں' جنھیں پیش نگاہ رکھے بغیر' ان مباحث کی کماحقہ' تفہیم ممکن نہیں۔

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے بعض امور پر' دیگر مفسرین سے اختلاف بھی کیا ہے' مثلاً ان کے خیال میں آدم' ابلیس اور حوا کا قصہ ایک تمثیلی روداد ہے۔ جنت کو لغوی معنی (باغ) میں استعمال کیا گیا ہے۔ آدم کو آسمانوں پر نہیں' بلکہ دنیا میں یعنی روئے زمین پر پیدا کیا گیا۔ وجود انسانی' تخلیق آدم سے پہلے موجود تھا (ص ۵۵۳' ۵۶۹' ۵۷۷' ۶۱۸' ۶۲۳' ۶۲۸ وغیرہ)۔ (ر-ہ)

ارمغانِ اقبال: ڈاکٹر رحیم بخش شاہین۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لاہور۔ صفحات: ۲۲۸۔ قیمت: ۶۶ روپے۔

ڈاکٹر رحیم بخش شاہین' اقبالیات کے ماہر اور محقق ہیں' اور علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد سے بطور صدر شعبہ اقبالیات وابستہ ہیں۔ اس طرح ان کی منصبی ذمہ داریاں اور علمی سرگرمیاں ایک دوسرے سے ہم آہنگ و مربوط بھی ہیں اور باہم دگر معاون و موید بھی۔ شاہین صاحب اس سے قبل' اقبالیات پر متعدد تصانیف شائع کر چکے ہیں۔ اب انھوں نے ”ارمغانِ اقبال“ پیش کی ہے' جو ان کے تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے۔

”ارمغان اقبال“ اس مجموعے کا پہلا اور ایک لحاظ سے کلیدی مقالہ ہے۔ یہ علامہ اقبال کے وہ نوٹس ہیں' جن کی بنیاد پر وہ قرآن' اسلام اور اجتہاد پر کچھ لکھنا چاہتے تھے۔ شاہین صاحب نے انگریزی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا ہے (اس سے پہلے بعض اصحاب نے اس ضمن میں جو کام کیا' وہ

ادھورا تھا اور ناقص) پھر متن کے بعض موضوعات و شخصیات پر مفصل حواشی دیے ہیں' اور آغاز میں نہایت سیر حاصل پس منظر - ۲۷ صفحات کا یہ جامع مقالہ' بڑی محنت و کاوش سے تیار کیا گیا ہے۔

"شیخ نور محمد' پدر و مرشد اقبال" کی حیثیت سوانحی ہے' جس میں مولف۔ اس موضوع پر تمام دستیاب لوازمہ تحقیقی انداز میں مرتب کر دیا ہے۔ علامہ کے والد گرامی کے ایسے مفصل حالات شاید ہی کہیں اور دستیاب ہوں۔ مگر بھارت کے محمد عظیم فیروز آبادی نے شیخ نور محمد کے نام (نور محمد / میر محمد / نتھو) کے بارے میں جو شکوک و شبہات پھیلائے' ضروری تھا کہ ان کا جائزہ بھی لے لیا جاتا۔

"تیسری گول میز کانفرنس اور اقبال" میں کانفرنس کے پس منظر' مقاصد اور علامہ کے عزم یورپ' لندن کی مصروفیات' واپسی پر پیرس میں برگساں سے ملاقات' سفر ہسپانیہ' مسجد قرطبہ کی زیارت' واپسی پر لاہور میں علامہ کا خیر مقدم اور تاثرات سفر کا بیان ہے۔ اس سفر کی ایسی مفصل روداد بھی شاید پہلی بار مرتب کی گئی ہے۔ مضمون کے بعض حصے (جیسے پیرس کی مصروفیات' سپین کا سفر' مسجد قرطبہ کا تعارف اور تفصیل وغیرہ) کانفرنس کے دائرے میں نہیں آتے۔ اس اعتبار سے "علامہ اقبال کا تیسرا سفر یورپ" اس مضمون کا زیادہ حسب حال عنوان ہے۔ ص ۲۲۵ پر' ایک مختصر سے حاشیے کے سوا' انھوں نے محمود الرحمن کی روایت (تو درج کر دی' مگر اس) کے استناد پر بحث نہیں کی۔ صدیق جاوید کی تنقیح کے بعد' تو یہ اور بھی ضروری تھا۔ ہمارے خیال میں محمود الرحمن کی روایت بڑی حد تک بے سروپا ہے۔

تین مضامین' شخصیات کے حوالے سے ہیں: مولانا محمد علی جوہر اور علامہ اقبال۔ علامہ اقبال اور اکبر الہ آبادی۔ اقبال اور نقاش فطرت ایم اسلم --- (موخر الذکر دراصل' اقبال کے بارے میں ایم اسلم کی یادداشتوں کی روداد ہے) جوہر و اکبر سے علامہ اقبال کے ربط و تعلق پر کئی اصحاب نے قلم اٹھایا ہے' مگر اس تفصیل سے باہمی تعلقات اور فکری و ذہنی رابطوں کا بیان غالباً پہلے کہیں نہیں ہوا۔

دو مضامین مکاتیب اقبال سے متعلق ہیں' جن میں دو' نو دریافت مکاتیب (مع پس منظر و حواشی) پیش کیے گئے ہیں۔ ایک تو سید نذیر احمد نیازی کے نام گم شدہ خط ہے اور دوسرا انبالہ کے ایک ایڈووکیٹ اور سماجی شخصیت سید محمد حنیف کے نام۔ ان کی حیثیت' علامہ کے ذخیرۂ مکاتیب میں ایک قابل قدر اضافے کی ہے۔

یہ مجموعہ' اقبالیات کی وقیع کتابوں میں شمار ہونے کے لائق ہے۔ ڈاکٹر شاہین کسی موضوع پر دستیاب جملہ مآخذ کی مدد سے' موضوع کے جملہ پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں اور تفصیل اور پھیلاؤ کے باوجود وہ اہم نکات کو ایک خاص ربط اور سلیقے سے پیش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ امید ہے علمی